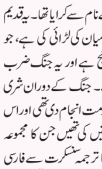

ڈاکٹر محمد عرفان

راجترنگنی کے مصنف پنڈت کلہن ہیں۔ پنڈت کلہن کو کشمیر کے اوّلین مورخ کا درجہ حاصل ہے۔ اپنے علم و ادب، شاعری، موسیقی اور حکمت سے گہرے لگاؤ کی بنا پر پنڈت کلہن نے ان علوم میں گہری دسترس حاصل کی اور شہرت و عظمت کی بلندیوں کو پایا۔ ایک ہی وقت میں پنڈت ایک مورخ، محقق، شاعر، حکیم اور مدبر دانشور تھا، اس کے ساتھ ساتھ ایک محب وطن لکھاری بھی تھا۔

سنسکرت زبان وادب کی پہلی مستند تاریخ کی کتاب

راجترنگنی

ہندستان کی قدیم تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہاں لاتعداد زبان رائج الوقت رہی ہیں۔ ان میں پراکرت، پالی، سنسکرت و کچھ علاقائی زبانیں اہم تھیں۔ ان زبانوں میں یہاں کی قدیم ورثہ، تہذیب وتمدن چھپی ہوئی ہیں۔ سنسکرت ہندوستان کی ایک قدیم زبان ہے۔ یہ ہند آریائی زبان و ہند اروپائی کے خاندان کی قدیم ترین زبان ہے۔

ہنداروپائی زبانوں کی تاریخ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ ہند اروپائی بولنے والوں کے گروہ بحیرہ کیسپین کے شمال میں واقع ملک مشرق وسطی میں پہلے ہی وقت میں ابھرے ہیں۔ مؤرخین و ماہر لسانیات کا خیال ہے کہ قدیم سنسکرت زبان میں ادب کا آغاز تقریباً 1500 اور 1000 قبل مسیح کے درمیان 'رگ وید' کی تشکیل سے ہوتا ہے، اس کے بعد چھٹی یا چوتھی صدی قبل مسیح کے آس پاس کے زمانے تک دیگر 'ویدک' تصانیف ہوتی ہیں، جس کے بعد کلاسیکی سنسکرت متون آہستہ آہستہ معمول بن گئے۔

سنسکرت زبان کی دو اہم شاخیں ہیں، کلاسیکی سنسکرت اور ویدک سنسکرت۔ کلاسیکی سنسکرت، ادب میں استعمال کی جاتی تھی اور ماہر دستور زبان سنسکرت و پالی 'پاندنی معروف بہ پنی' نے چوتھی صدی قبل از مسیح میں اس کا باضابطہ معیار مقرر کیا تھا۔ یہ سنسکرت کا وہ روپ ہے جو آج معروف ہے اور جدید بھارت کی ادبی زبانوں پر خاصا اثر انداز ہوا ہے۔ ویدک سنسکرت، زبان کا وہ روپ ہے جو اس کی ناپیدگی سے پہلے بطور تقریری زبان استعمال کیا جاتا تھا اور اس کی تاریخ دوسرے ملینیم قبل از مسیح میں شروع ہوتی ہے۔ ہندوؤں کا ویدنامی صحیفہ اسی روپ میں لکھا ہوا ہے، جو کبھی کندھارا نامی علاقے میں بولی جاتی تھی۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ روز مرّہ کی تقریری زبانیں تبدیل ہونے لگیں اور ان کے تحریری زبان کے بیچ کا فرق رفتہ رفتہ بڑھنے لگا اور ایسی نوبت آئی کہ تقریری زبانیں 'پراکرت پالی وسنسکرت' کہلانے لگیں، یہی زبانیں برصغیر ہندو پاک کے شمالی علاقوں کی جدید زبانیں (مثلاً اردو، ہندی، پنجابی، سندھی، گجراتی، بنگالی، مراٹھی) کے آبا و اجداد ہیں اور ایک بڑے علاقے کا احاطہ کرتی ہیں۔ شمالی ہندوستان میں بولی جانے والی زبانیں، یہاں تک کہ 'دراوڑی' زبانوں کے بہت سے الفاظ بھی سنسکرت سے اخذ کیے گئے ہیں۔

سنسکرت زبان کی اہم کتابیں: تقریباً تمام قدیم قسم کے ادب جیسے ویدوں، اپنشدوں، مہا کاویوں، شاستروں، پرانوں اور اس زمانے کے طب، فلکیات اور ریاضی پر کتابیں ورامائن، مہابھارت، میماسا، بھاگوت گیتا، پنچ تنترا، راجترنگنی وغیرہ سنسکرت میں لکھے گئے تھے۔

راجترنگنی: راج ترنگنی کے مصنف پنڈت 'کلہن' ہیں۔ پنڈت کلہن کو کشمیر کے اولین مورخ کا درجہ حاصل ہے۔ اپنے علم و ادب، شاعری، موسیقی اور حکمت سے گہرے لگاؤ کی بناء پر پنڈت کلہن نے ان علوم میں گہری دسترس حاصل کی اور شہرت و عظمت کی بلندیوں کو پایا۔ ایک ہی وقت میں پنڈت ایک مورخ، محقق، شاعر، حکیم اور مدبر دانشور تھا، اس کے ساتھ ساتھ پنڈت کلہن ایک محب وطن لکھاری بھی تھا۔

سنسکرت زبان کے عالموں اور مورخوں میں پنڈت کلہن کو جو بلند مقام حاصل ہے۔ وہ اس کے ہم عصروں میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوا، ہندوستان میں سنسکرت زبان میں پنڈت کلہن نے پہلی بار تاریخ نویسی کی روایت شروع کی اور اسی بناء پر اس نے ابوالمورخین کا لقب حاصل کیا، راج ترنگنی سنسکرت زبان میں ایک منظوم تاریخ کی کتاب ہے۔

ذات کا پنڈت کلہن اپنے عقیدے کے اعتبار سے 'شیو مت' کا پیروکار تھا۔ اس نے شیو اور بدھ کا ذکر اپنی تصانیف میں یکساں احترام کے ساتھ کیا ہے، اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ مذہبی معاملات میں انتہا پسندی کی بجائے مذہبی رواداری کا قائل تھا۔ پنڈت کلہن کا مطالعہ اور مشاہدہ نہایت وسیع تھا، اس نے کشمیر کے قدیم جغرافیہ کے اعتبار سے جو معلومات فراہم کیں اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اپنی معلومات کے حصول کے لئے اس نے کشمیر کا کونہ کونہ چھان رکھا تھا اور اپنے ذاتی مشاہدہ کی بنیاد پر اس نے معلومات کا ایک وسیع خزانہ جمع کیا تھا۔

چونکہ پنڈت کلہن ایک بہترین شاعر بھی تھا اس لئے اس نے اپنی کتاب 'راج ترنگنی' میں وسیع پیمانے پر تشبیہات اور استعاروں کا استعمال کیا۔ راج ترنگنی کشمیر کی سب سے قدیم اور مستند تاریخ تسلیم کی جاتی ہے جو 'پنڈت کلہن' نے 'راجہ جے سمہا' کے زمانے (اوائل بارھویں صدی۔ 1148 عیسوی) کے دور حکومت میں لکھنا شروع کیا اور دو سال کے عرصے میں یعنی (1150 عیسوی) میں یہ کتاب مکمل کیا۔

اگرچہ پنڈت کلہن کی کتاب 'راج تر' سے پہلے بھی کشمیر میں تاریخ نویسی کی روایت موجود تھی اور اس سے پہلے چند تاریخ نویس اس فن پر طبع آزمائی کر چکے تھے لیکن فن تاریخ نویسی میں پنڈت کلہن کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ اس نے جس قدر محبت، محنت اور لگن کے ساتھ تاریخ کو اپنی کتاب میں سمویا ہے اس سے پہلے اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ انہیں خصوصیات کی بنیاد پر پنڈت کلہن کی کتاب 'راج ترنگنی' کو کشمیر کی سب سے مستند اور جامع تاریخ کا درجہ حاصل ہے اور اسے کشمیر اور براعظم ہند کی تاریخ کا اولین ماخذ سمجھا جاتا ہے۔

راجترنگنی کا ترجمہ: ہندوستان ایک قدیم تہذیبی ملک ہے جو ہزارہا سال کے تمدنی آثار رکھتا ہے۔ یہاں اہل عرب کی آمد اسلام سے بہت پہلے سے جاری ہے اور بھارت کے لوگ بھی عرب اور وسط ایشیا کے ملکوں میں صدیوں سے آنا جانا کر رہے ہیں۔ موجودہ ہندوستانیوں کے خون میں جس طرح بیرون ملک سے آنے والوں کا خون شامل ہے، اسی طرح دوسرے ممالک میں بھی ہندوستانیوں کی آمد ورفت اور اختلاط کے سبب وہاں کی مٹی میں ہندوستانی مٹی کی مہک شامل ہو چکی ہے۔ بھارت میں مسلمانوں کی آمد و رفت تحقیق کا ایک موضوع ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں بسنے والے سبھی مذاہب کے لوگوں نے ایک دوسرے کے مذہب کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے اور ایک دوسرے کی مذہبی کتابوں کو پڑھا اور ان کے تراجم کئے اور اشاعت کی ہے۔ ایران کی ساسانی دور میں حکیم برزویہ کے ذریعہ جو 'پنچ تنترا' کا ترجمہ پہلوی زبان میں ہوا اور اس کے تاثرات دنیائے ادب پر جو پڑے وہ ہم سے چھپا نہیں ہے۔

محمود غزنوی کی فوج کے ساتھ یہاں آنے والے فلسفی و مورخ 'البیرونی' نے 'کتاب الہند' لکھ کر بھارت کی تہذیب و تمدن اور یہاں کے علوم وفنون سے دنیا کو آگاہ کرنے کا پہلا کام کیا تھا۔ حالانکہ اسی دور میں بغداد کے عباسی خلفاء بھی ہندوستانی کتابوں کے تراجم کرا رہے تھے اور انھوں نے ہندوستان کے علم نجوم وطب سے استفادے کی کوشش کی تھی۔ بھارت میں مغل حکمراں جلال الدین محمد اکبر کو علم پروری کے لئے جانا جاتا ہے، اکبر نے ترجمہ کی طرف زیادہ توجہ دیا۔ اکبر نے مہابھارت کا ترجمہ 'رزم نامہ' کے نام سے کرایا تھا۔ یہ قدیم داستان 'کوروں اور پانڈوں' کے درمیان کی لڑائی کی ہے، جو پشتہا پشت سے عوامی زبان پر رائج ہے اور یہ جنگ ضرب المثل کے طور پر بیان کی جاتی ہے۔ جنگ کے دوران شری کرشن نے ارجن کی رتھ بانی کی خدمت انجام دی تھی اور اس بیچ انھوں نے انھیں بہت سی نصیحتیں کی تھیں جن کا مجموعہ 'بھگوت گیتا' ہے۔ 'بھگوت گیتا' کا ترجمہ سنسکرت سے فارسی میں فیضی نے کیا تھا۔ مہابھارت کی جنگ حقیقتاً ہوئی تھی یا نہیں اور اگر ہوئی تھی تو کب ہوئی تھی، اس بارے میں کسی کو پتہ نہیں، کیونکہ اس کے تاریخی شواہد اب تک نہیں مل پائے ہیں مگر ممکن ہے کوئی بڑی جنگ قبل از تاریخ ہوئی ہو جس کی داستان لوگوں کی زبان پر آ گئی ہو۔ ہندو عقیدے میں مہابھارت کو ایک مقدس کتاب مانا جاتا ہے اور 'اکبر' چونکہ مذہبی رواداری کا قائل تھا اور ہندوؤں کو بھی خوش رکھنا چاہتا تھا، لہٰذا اس نے سیاسی مقصد کے پیش نظر اس کتاب کا ترجمہ کرایا ہوگا اور یہ بھی ممکن ہے کہ قصے کہانیوں کو اس نے حرم سرا کی خواتین اور امراء کی ضیافت طبع کے لئے فارسی کا روپ دیا ہو، کیونکہ بیشتر امراء سنسکرت سے واقف نہیں تھے۔

اکبر کا بنایا 'کتب خانہ' جو فتح پور سیکری کے قلعہ میں واقع تھا، یہاں سے جن کتابوں کے تراجم سنسکرت سے فارسی میں کرا گئے تھے ان میں مہابھارت، رامائن اور اپنیشد کے علاوہ بہت سی علمی وادبی اور آرٹ کی کتابیں ہیں۔ اور یہاں سے سنسکرت کی کتابیں عربی، ترکی، یونانی میں بھی ترجمہ کرائیں گئیں۔ سنسکرت کی جو مشہور کتابیں ترجمہ ہوئیں، ان میں رامائن، مہابھارت، بھاگوت گیتا، اتھر وید اور ریاضی کی کتاب لیلاوتی، پنچ تنترا، راجترنگنی وغیرہ ہیں۔

Kalhaṇa's
Rājataraṅginī
A Chronicle of the Kings of Kasmir
Volume III
राजतरङ्गिणी
Rajatarangini
VISHVE
RESEARCH INSTITUTE

کلہن کے والد اور چچا دونوں کشمیری راجاؤں کے دربار سے منسلک تھے۔ اس نے 'ہرسکریتا اور برہت سمہتا مہا کاوبیہ' (رزم ناموں) کا گہرائی سے مطالعہ کیا اور مقامی راج کتھاوں اور کشمیر سے متعلق قابل ستائش معلومات کو راجترنگنی میں جمع کیا۔ ٹھاکر اچھر سنگھ شاہ پوریہ (1912) نے پہلی بار راس کو اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد نے ترجمہ مع توضیحات (2007) سری نگر سے شائع کرایا جو باآسانی دستیاب ہے۔

ترجمہ فارسی راج ترنگنی: کشمیر کے شاہ میری بادشاہوں (1555۔1339 عیسوی) کے حکمراں زین العابدین کے فرمان پر ملا شاہ محمد آبادی (1458) نے فارسی میں ترجمہ کی۔ آئین اکبری ابوالفضل کے مطابق اکبر کا پہلا سفر کشمیر (1589) کے دوران 'سری نگر' میں 'اکبر' کو راجترنگنی فارسی (ملا شاہ محمد آبادی) کے ترجمہ کا پتہ چلا۔ بادشاہ کو پسند آنے پر حکم دیا گیا، اسے آسان فارسی میں کیا جائے۔ اسکا ذکر اسی دربار سے منسلک مورخ 'نظام الدین احمد' طبقات اکبری میں کرتے ہیں۔ یہ کام 'ابوالفضل وفیضی' کے نگرانی میں انجام پایا، فیضی، ابوالفضل کے بھائی تھے اور اپنے وقت کے بڑے مترجم کے مقام پر تھے۔ اس ترجمہ کی ایک کاپی آج ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ (کیٹلوگ 1698) و دوسری کاپی برٹش لائبریری انڈیا آفس اسلامک (کیٹلاگ 2442) میں دستیاب ہے۔

ترجمہ اردو: ٹھاکر اچھر سنگھ شاہ پوریہ (1912) نے پہلی بار راجترنگنی کو اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین احمد نے ترجمہ مع توضیحات (2007) سری نگر سے شائع کرایا جو باآسانی دستیاب ہے۔

ترجمہ انگریزی: انیسویں صدی کے اوائل میں ہندوستان میں 'ایسٹ انڈیا کمپنی' کے وقت ہندوستان میں ایشیاٹک سوسائٹی و فورٹ ولیم کالج سے ہندوستان کی تاریخی، ادبی و علمی کتابوں کا ترجمہ ہونا شروع ہوا۔ یہ ایک انقلابی قدم تھا۔ انگریز مستشرقین نے جو ادبی و علمی خدمت کی وہ عیاں ہے ان لوگوں نے یہاں کی سنسکرت، عربی، فارسی اور بنگالی کی مستند کتابوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کیا۔ اسی سلسلے میں ایم اے اسٹین (1887) انگریزی زبان میں راجترنگنی کا بھی ترجمہ کیا۔

ماخوذ ومتن: راج ترنگنی کا لفظی معنی راجاؤں کا ندی یا لہر ہے۔ اس کتاب میں آٹھ ترنگ یعنی آٹھ فصل (آٹھ دروازے، یا آٹھ ندی) ہے۔ یہ تاریخی سرمایہ ہندوستان، خصوصا کشمیر کی تاریخ کو نمایاں کرتی ہے۔ مہابھارت دور سے کشمیر کی 'لوہارو وسامراج' خاندان تک، یعنی مصنف راج ترنگی خود اپنے دور کی تاریخ قلمبند کرتے ہیں۔

پہلی تین ترنگ میں قدیم کشمیر کی تاریخ ہے۔ مہابھارت ورامائن کے قصے وکہانیاں جو زبان در زبان تاریخ کے شکل میں آرہی تھی وہ بیان کرتی ہے۔ 373 عیسوی میں کشمیر میں بدھ مذہب آیا۔ کشمیر میں بدھ جین مذہب آنے سے پہلے یہاں 'ویدک' مذہب تھا۔

کلہن کے والد اور چچا دونوں کشمیری راجاؤں کے درباری کام سے منسلک تھے۔ ماضی کے واقعات کے حوالے سے کلہن تحقیق وتلاش میں مشغول رہتے تھے۔ اس نے 'ہرسکریتا اور برہت سمہتا مہا کاوبیہ' (رزم ناموں) کو گہرائی سے مطالعہ کیا اور مقامی راجکتھاوں (شاہی تاریخوں) اور کشمیر پر اس طرح کے پچھلے کاموں کو قابل ستائش واقفیت کے ساتھ ماخوذات اپنے راجترنگنی میں جمع کیا۔ جیسے کشمیندر کے نیراپالی، ہیلا راجا کے پارتھیواولی اور نیلمتا پوران وغیرہ۔ اس نے غیر روایتی ذرائع کے بارے میں اپنی تشویش میں اس وقت کے لیے حیرت انگیز طور پر جدید تکنیکی مہارت کا مظاہرہ کیا۔ اس نے شاہی فرمانوں، مندروں کی تعمیر، اور زمین کی گرانٹ سے متعلق متعدد کتبے و دیگر ذرائع کو تلاش کیا۔ اس نے ان یادگار باقیات، خاندانی ریکارڈ اور مقامی روایات کا مطالعہ کیا۔ راج ترنگنی 7,826 آیات پر مشتمل ہے اور آٹھ فصلوں میں منقسم ہے۔

فصل اول میں کشمیر کے بادشاہوں کی کہانیوں و افسانوں کو باندھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ گونندا و پہلا بادشاہ اور ہندو دیوتا کرشنا کا ہم عصر اور اسکا دشمن تھا۔ اس فصل میں اصل تاریخ کے آثار بھی ملتے ہیں، موریہ بادشاہوں 'اشوک اور جلاوکا' (کنشکا) کے حوالے سے اور کشان بادشاہوں ہشکا (ہویسکا)، شکا (واجھیسکا) اور کنیشکا اور مہراکولا و ہون راجاؤں کی تفصیل ہے۔ فصل دوم کا آغاز پرتاپدتیہ (اول) سے ہوتا ہے اور 'آریراج' پر ختم ہوتا ہے۔ فصل سوم کا آغاز راجہ گونندا و میگھواہن کے دور حکومت سے ہوتا ہے اور اس میں 'ماتری گپت' کے مختصر دور حکومت کا حوالہ دیا گیا ہے، جو کے 'وکرمادتیہ ہرشا' کے ہم عصر تھے۔ یہ فصل دُرلبھا پرتاپادتیہ (دوم) کے 'کارکوٹا ناگا' خاندان کے قیام کے ساتھ ختم ہوتی ہے، اور فصل چہارم میں ایک قابل اعتماد تاریخی حادثات بیان کرتی ہے۔ کارکوٹا اونتی ورمن (خاندان اتپال 855) کے تخت پر قبضے کے ساتھ ہی اختتام پذیر ہوئی۔ فصل پنجم و ششم میں (1101 عیسوی تک) راجاؤں کی داستان، حاداثات و فتوحات بیان کی گئی ہیں۔

فصل ہفتم میں بادشاہ ہرشا (1101 عیسوی) کی موت کی داستان بیان کی گئی ہے۔ فصل ہشتم ہرشا کی موت اور کلہن کے ہم عصر جے سمہا (1149–1128) کے دور حکومت میں اقتدار کے استحکام کے درمیان طوفانی واقعات سے متعلق ہے۔

اسلوب میں راجترنگنی کی مضبوط ساختی کشش نے اسے بعد کے مورخین کے لیے ایک نمونہ بنا دیا۔ درحقیقت کشمیری کی تاریخ، کلہن کی لکیر کے ساتھ تاریخ میں ضبط ہے، روایتی ہندوستانی کیلنڈروں یا دوروں، جیسے کلیوگ اور شکا سموت کا استعمال کرتے ہوئے، ابتدائی کشمیر پر حکمرانی کرنے والے ہر خاندان کے ہر بادشاہ یا ملکہ کے اقتدار کے عروج اور خاتمے کی تاریخیں درج ہیں۔ کشمیر کے کچھ اہم حکمران جن کے بارے میں ہم راجترنگنی کی وجہ سے جانتے ہیں وہ ہیں موریا بادشاہ اشوک (چوتھی صدی)، جس نے ایک ایسی سلطنت کی صدارت بھی کی جس نے تقریباً پورے برصغیر میں حکومت کی۔ بادشاہ 'تورامنا' اور 'میہیر اکولا' نے چھٹی صدی عیسوی میں حکومت کی اور کشمیر کو عبوری ہندوستانی ریاستوں میں ضم کیا۔

ابھی بھی وادی میں پائے جانے والے سونے، چاندی، تانبے اور کھوٹیکے سکّے ان حکمرانوں کی موجودگی کی گواہی دیتے ہیں۔ متن میں طاقتور کشمیری بادشاہوں کے سرداروں کو بھی دستاویز کیا گیا ہے۔ جن میں للیتادتیہ مکتپیدا (آٹھویں صدی) تھی، جنھوں نے وسیع فتوحات حاصل کی۔ ایک طرف مشرقی ہندوستان اور دوسری طرف وسطی اور مغربی ایشیا (سنکیانگ، ایران) تک رسائی حاصل کی۔ بادشاہ اونتی ورمن (9ویں صدی) کے بارے میں بھی ذکر ہے، جو وادی میں سیلاب پر قابو پانے کے لیے موثر اقدامات کرنے کے لیے مشہور ہیں، اور خاتون حکمران دڈّا (10ویں صدی)، جو کہ اس دور کے چند مضبوط خواتین حکمرانوں میں سے ایک ہوئی ہیں، جسکا تفصیل راجترنگنی میں موجود ہے۔

وادی کشمیر میں آج بھی دڈّا (Didda) کی حکومت اور سیاسی چال کا مثال زبان عام پر ہوتی ہے۔ کلہن دڈّا کے بارے لکھتے ہیں: یہ خاتون مہارانی (924) پیدائشی لنگ تھی لیکن بہادر تھی، والد 'راجہ سنگھ راج' تھے اور نانا کابل کے علاقے میں راجہ تھے۔ انکی شادی چھبیس سال کی عمر میں راجہ پرب گپت کا لڑکا 'سیم گپت' سے 950 عیسوی میں ہوئی تھی۔ یہ راجہ لاپرواہ تھا، شراب وشکار میں مشغول رہتا۔ دڈّا حکومت کے کاموں کو بخوبی انجام دیتی۔ دربار کے کچھ لوگ 'سیم گپت' کے مرنے کے بعد حکومت حاصل کر کے تخت نشین ہونے کے لیے (958 میں 'مہا راجہ سیم گپت' کی موت ہو جاتی ہے) درباری لوگ 'دڈّا' کو ستی ہونے کے انتظار میں تھے، پر یہ بہادر خاتون نے اپنے بیٹے 'ابھیمنیو' کو راجہ بنا دیا اور دست حکومت اپنے ہاتھوں میں رکھا۔ پر بیٹے کی جلد موت ہونے پر اپنے پوتے کو راجہ بنا دیا اور خود رانی بنی رہی۔ جس سے کچھ لوگ ناراض تھے اور غلط الزام کسی گجر غیر مرد سے تعلق رکھنے کا، جیسا کہ سلطنت دور میں رضیہ سلطان پر تھا! لیکن مورخین ایسی باتوں پر توجہ نہیں کرتے ہیں۔ دڈّا نے حکومتی کام کامیابی کے ساتھ چلائی، سکے وسرکاری مہر بھی چلائی جن پر دڈّا کا نام درج ہوتا تھا۔ آج بھی یہ سکے دیکھے جاتے ہیں۔ اس خاتون رانی نے اپنے حکومت کے لوگوں کا قتل کرایا اور اپنے تین پوتوں کے قتل کروانے کا الزام بھی اسی پر لگا۔ تاریخ میں دڈّا چڑیل رانی کے نام سے مشہور ہوئی۔ پر اس نے بہت ساری فلاحی کام انجام دیا، اپنے شوہر اور بیٹوں کے نام سے چوسٹھ مندر تعمیر کرائے۔ آج بھی ایک مٹھ 'دڈّا مٹھ' کے نام سے دیکھا جاسکتا ہے۔ دڈّا کی وفات 1003 عیسوی میں ہوئی۔ اس کے بعد اس کا بھائی 'سامراج' تخت نشین ہوا اور سلسلہ راجان سامراج کی شروعات ہوتی ہے، مورخ 'تاریخ وتہذیب کشمیر' جی۔ ایم۔ ربانی لکھتے ہیں: آج بھی کشمیر میں سبھی مذہب کے لوگ دڈّا کی مثال دے کر کشمیری خواتین کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ کچھ مورخین لکھتے ہیں کہ دڈّا نے دو بار محمود غزنوی سے جنگ کی تھی، لیکن راجترنگی میں اس کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ غزنوی کے حملہ ہند سے دس سال قبل دڈّا وفات پا چکی تھی۔

کلہن درج بالا حکومتوں کے دوران پیش آنے والے سیاسی واقعات اور یکے بعد دیگرے حکمرانوں اور درباریوں کی پالیسیوں، اعمال اور جدوجہد کا تفصیل سے ذکر کرتے ہیں۔ یہ صرف ان کی وضاحت ہی نہیں کرتے؛ بلکہ اس کے عمومی اور انفرادی اسباب کو تلاش کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ اور ان کے لیے قابلِ غور تاریخی وضاحتیں فراہم کرتے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے کلہن دعویٰ کرتا ہے، جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے!

راجترنگنی ایک انتہائی فیصلہ کن تاریخی ٹکڑا ہے اور اس کے بیان کردہ واقعات مسلسل اخلاقیات دیتا ہے۔ غلط کاموں کی مذمت اور حقارت کی نظروں سے دیکھتا ہے۔ فحش یا فضول اصطلاحات جو سنسکرت شاعری میں انتہائی غیر معمولی ہے، کلہن اس سے اپنے کو بچاتا ہے۔ اخلاقیات کی حمایت واضح طور پر راجترنگنی کا ایک حصہ ہے۔ راجترنگنی صرف اشرافیہ کی کہانی نہیں بلکہ یہ منصفانہ اور خیر خواہ کے ساتھ ساتھ ظالم اور استحصالی بادشاہوں کے ماتحت رعایا کی حالت پر بھی مرکزیت رکھتا ہے۔ کلہن اس کتاب میں تفریحی کلام بھی شامل کرتا ہے اور اسے دلچسپ بنا دیتا ہے۔ اپنے وقت کے راجا 'جے سمہا' کو تنقید بغیر ڈر و خوف کرتا ہے۔ راج ترنگنی ایک غیر درباری مستند تاریخ کی کتاب ہے۔ یہ کسی راجا یا حکمران کی مرضی سے نہیں لکھی گئی ہے۔ کلہن لکھتا ہے، مورخ کی قلم ایک منصف کی طرح ہو، قصیدہ سرائی مورخ کا کام نہیں۔ لہٰذا کلہن، راجترنگنی میں فن تاریخ نویسی کا مظاہرہ پوری کامیابی کے ساتھ کرتا ہے۔ ایک مورخ کو تاریخ لکھنے سے پہلے جن تحقیقی عملوں سے گزرنا ضروری ہوتا ہے۔ راج ترنگنی کے مطالعہ سے یہ سب عیاں ہے کہ کلہن نے اپنے اس فریضہ کو بخوبی پورا کیا اور 'راج ترنگنی' کو مثالی کتاب بنا دیا۔ یہ کتاب ہندوستان کے کالجوں و دانش گاہوں میں شامل ہے اور ہندوستان کی سول سروسز امتحانات میں بھی 'راجترنگی' کے حوالے سے سوالات آتے رہتے ہیں۔ اس لیے یہ مقالہ ان طالب علموں کے لیے زیادہ اہمیت کا حامل ہے، جو سول سروسز میں قسمت آزمائی کر رہے ہیں۔ ■

مرکز مطالعات ہندو ایران، بریلی یونیورسٹی، بریلی
Mobile: 9871533448

غزل

دوچار شناسا تو انجان ہزاروں ہیں
میرے دلِ محزوں میں ارمان ہزاروں ہیں
تم ہو میرے ساتھی تو یہ دل کا تعلق ہے
ورنہ تو تمہارے سے انسان ہزاروں ہیں
یہ دل کی لگن ہے اور منزل کی کشش ورنہ
یاں میرے بھٹکنے کے سامان ہزاروں ہیں
دیتے ہیں ہوس کو جو یاں نام محبت کا
افسوس کہ ایسے تو نادان ہزاروں ہیں
یہ اُس کا کرم ہے جو بچتا ہوں گناہوں سے
ورنہ مرے دشمن تو شیطان ہزاروں ہیں
جاتا ہے فریدؔ اُن کی محفل میں بہت ڈر سے
سنتا ہے تباہی کے سامان ہزاروں ہیں

محمد فریدؔ عباسی
موضع وڈاکخانہ بیارا قاضی، ضلع سدھارتھ نگر (یوپی)
Mobile : 9839582224

غزل

پاک دل کو بدی سے کرنا تھا
تب گلہ زندگی سے کرنا تھا
پار اترنے کی اس کو جلدی تھی
کیا کنارہ ندی سے کرنا تھا
تجزیہ پہلے خود ہی کر لیتے
تذکرہ تب کسی سے کرنا تھا
پیاس کی رفعتوں کا اندازہ
نامِ ابنِ علی سے کرنا تھا
آنسوؤں کی سواری آئی تھی
خیر مقدم خوشی سے کرنا تھا
تھا سمندر تو سامنے لیکن
تر گلا تشنگی سے کرنا تھا
کس نے روکا تھا شور کرنے سے
ہاں مگر خامشی سے کرنا تھا
شاہ راہیں اثر میں آ جاتیں
راستہ اک گلی سے کرنا تھا
بے رخی پاش پاش ہو جاتی
بس گلہ عاجزی سے کرنا تھا
سب سے ملتا ہے بے حجاب قمر
اس کو پردہ مجھی سے کرنا تھا

عمران قمر
Rukanpur, Shikohabad (U.P)-283135
Mobile: 8920472523

غزل

چھتنی شاخ پر تعمیر کرنا آشیانے کو
ہوا کا ایک جھونکا اور ساری کاوشیں بے سُود

چلو میزان پر رکھتے ہیں گزری ساعتیں اپنی
جو رب کی یاد میں گزری وگرنہ ساعتیں بے سُود

میسّر جس کے ہونے سے کمی پرواز میں آئے
تو ایسی نعمتیں بے سُود اور ایسی راحتیں بے سُود

بہت برہم ہوئے تھے شیخ اقصی کی حمایت میں
مگر شیخِ عرب کی شیخیاں اور لعنتیں بے سُود

وہ جب احسان ہی رکھتے نہیں اپنی عنایت کا
اٹھائیں کیوں بھلا ایسوں کی خاطر زحمتیں بے سُود

محمد عرفان انصاری
108-Shahid Manzil, Amrut Nagar, Mumbra, Thane (M.S)
irfan.ansari81@gmail.com

افسانچہ

تقویٰ

محمد وجیہ الدین جمال

عمران، اشفاق اور سریندر تینوں دوست سرمئی شام کا لطف لینے قومی شاہراہ کے کنارے واقع کمل ہوٹل پہنچے۔ آرڈر دیا گیا۔ تین تندوری چکن اور تین بڑے پیگ بیرا نے لاکر رکھ دیا۔ کوئی نصف گھنٹے بعد پھر تین چھوٹے پیگ منگوائے گئے۔ تینوں نشہ میں دھت ہوگئے۔ اسی دوران ذبیحہ اور جھٹکا کی بات نکلی۔ سریندر نے کہا اس ہوٹل میں جھٹکا ہی رہتا ہے۔ نشہ میں دھت عمران اور اشفاق نے غصہ سے بھر کر بیرا سے تصدیق کیا۔ بیرا نے جھٹکا کی تصدیق کی۔ بس عمران اور اشفاق کا نشہ دوبالا ہوگیا۔ سریندر کی موجودگی میں عمران اور اشفاق نے منیجر کو طلب کر کے جھڑکیاں دیں، کئی گلاس اور رکابی توڑ ڈالی۔ عمران اور اشفاق نے منیجر سے کہا تم کو معلوم نہیں ہم مسلمان ہیں۔ منیجر دم بخود رہ گیا۔ ■

Mobile: 9333109530, wajihjamal2009@gmail.com